Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم۔ شنبہ ۱۹ رجادی الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ★ ۱۵ صلح ۱۳۳۴ھش ۱۵ رجنوری ۱۹۵۵ء ★ نمبر ۱۳

ہندوستان اور پاکستان کے وزراء اعظم کی ملاقات مارچ کے آخری ہفتہ میں ہوگی

مسٹر نہرو وزیر اعظم پاکستان کو پہلے مارچ کے تیسرے ہفتہ میں بلانا چاہتے تھے اب انہوں نے

آخری ہفتہ میں نئی دہلی آنے کی دعوت دی ہے

کراچی ۱۴ر جنوری۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے ہندوستان اور پاکستان کے اہم مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو نئی دہلی آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ دعوت ایک خط کے ذریعہ دی گئی ہے۔ جو کل رات نئی دہلی سے بھیجا گیا ہے۔ اس خط میں مسٹر نہرو نے تجویز پیش کی ہے کہ مسٹر محمد علی مارچ کے آخری ہفتہ میں دہلی آئیں۔ اس خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ مسٹر نہرو پہلے مسٹر محمد علی کو مارچ کے تیسرے ہفتہ میں بلانا چاہتے تھے۔ لیکن انہی دنوں کمبوڈیا کے بادشاہ ہندوستان آرہے ہیں اس لئے مسٹر نہرو کو یہ دعوت مارچ کے آخری ہفتہ تک ملتوی کرنی پڑی ہے۔

ترکی اور عراق کا دفاعی معاہدہ عربوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے خلاف نہیں ہے

مجوزہ سمجھوتے کے متعلق مصری دفتر خارجہ کے افسروں کا بیان

قاہرہ ۱۴ر جنوری۔ مصری دفتر خارجہ کے افسران نے عراق اور ترکی کے دفاعی معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ معاہدہ عربوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے کے خلاف نہیں ہے۔ آج انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ کہ حکومت عراق نے مصر کو پہلے ہی مطلع کر دیا تھا۔ کہ عراق ترکی سے دفاعی سمجھوتہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ مصر کو اس قسم کے معاہدے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اُدھر ترکی اور عراق کے وزراء اعظم نے مجوزہ دفاعی معاہدے کو مشرق وسطی میں قیام امن کے لئے بے حد ضروری قرار دیا ہے۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریز نے کہا ہے۔ کہ اس معاہدے سے مشرق وسطی کے باہمی تعلقات کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔ عراقی وزیر اعظم نے معاہدے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ عراق اس کے خوشگوار نتائج کا منتظر ہے۔

سندھ چیف کورٹ میں تمیز الدین خاں کی

درخواست کی سماعت ختم ہوگئی

کراچی ۱۴ر جنوری۔ سندھ چیف کورٹ میں مولوی تمیز الدین خاں کی درخواست کی سماعت آج ختم ہوگئی۔ مولوی تمیز الدین خاں نے گورنر جنرل کے اس فرمان پر اعتراض کیا تھا۔ جس کی رو سے ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کو دستور ساز اسمبلی توڑ دی گئی تھی۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔

ڈاکٹر خان صاحب چاٹگام میں

ڈھاکہ ۱۴ر جنوری۔ وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب آج سلہٹ سے چاٹگام پہنچ گئے۔ وہاں وہ بندرگاہ کا معائنہ کریں گے۔ آجکل آپ مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔

نیشنلسٹ فوجیں امریکہ کی مرضی کے خلاف

چین پر حملہ نہیں کریں گی

واشنگٹن ۱۴ر جنوری۔ نیشنلسٹ چین نے تحریری طور پر یہ منظور کر لیا ہے کہ وہ امریکہ کی مرضی کے بغیر چین کی سرزمین پر حملہ نہیں کریگا۔ اس بارے میں امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس اور نیشنلسٹ چین کے وزیر خارجہ مسٹر جارج یہ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی وہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس پر مسٹر ڈلس اور مسٹر جارج یہ دونوں کے دستخط ہیں۔ اس میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ طاقت کا استعمال دونوں حکومتوں کے صلاح مشورے سے کیا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ر جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ اور کھانسی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور کی علالت طبع کے باعث آج خطبہ جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔

—— ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر آج مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۵۵ء بروز جمعہ بوقت ایک بجے دوپہر ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نسبتی برادر تھے۔

صوبہ بمبئی کے ایک گاؤں میں اچھوتوں کے خلاف فساد

بمبئی ۱۴ر جنوری۔ صوبہ بمبئی کے ایک گاؤں میں آج اچھوتوں اور ہندوؤں کے درمیان فساد ہو گیا۔ اس میں نیچ ذات کے تیس آدمی زخمی ہوئے۔ فساد سے قبل ہندوؤں نے اچھوتوں کے خلاف مظاہرہ کیا تھا۔

ملایا دولت مشترکہ میں ہی شامل رہیگا

سنگاپور ۱۴ر جنوری۔ ملایا کی دو سب سے زیادہ طاقتور سیاسی پارٹیاں باہم اس بات پر متفق ہو گئی ہیں۔ کہ ملایا دولت مشترکہ میں رہے اور حسب سابق برطانیہ ہی اس کی حفاظت کا ذمہ دار قرار پائے۔ اس امر کا انکشاف ملایا کی متحدہ قومی تنظیم کے صدر ٹینگکو عبد الرحمن اور ملایا کی چینی ایسوسی ایشن کے صدر سر چینگ لوک تان کے ایک انٹرویو سے ہوا ہے جسے "سٹریٹس ٹائمز" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں شائع کیا ہے دونوں پارٹیوں کے درمیان اس سال ہونے والے انتخابات کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں پارٹیاں متحدہ طور پر انتخابات میں حصہ لیں گی۔

جارج ٹاؤن ۱۴ر جنوری۔ ویسٹ انڈیز کے آرچ بشپ نے کہا ہے کہ برٹش گی آنا میں صورت حال پھر خطرناک ہے۔ اور کوئی عجب نہیں کہ یہ بالآخر خونریزی پر منتج ہو۔

مسٹر محمد علی سے شاہ محمود غازی کی ملاقات

کراچی ۱۴ر جنوری۔ افغانستان کے سابق وزیر اعظم شاہ محمود غازی نے آج وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ انہوں نے سمندر پار کے دورے سے کابل واپس جاتے ہوئے کراچی میں مختصر قیام کیا ہے۔

مشرق بعید میں کمیونسٹ فوجوں کی موجودگی خطرے پر دلالت کرتی ہے

کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل ہل کا بیان

ٹوکیو ۱۴ر جنوری۔ مشرق بعید میں امریکی کمانڈر جنرل جان ای ہل نے جو جنوبی کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف بھی ہیں کہا ہے کہ مشرق بعید میں کمیونسٹ فوجوں کی بھاری تعداد میں موجودگی آزاد دنیا کے لئے خطرے پر دلالت کرتی ہے۔ کل انہوں نے ایک پریس بیان میں کہا جاپان کے قریب کافی تعداد میں روسی فوجیں موجود ہیں۔ اسی طرح سائبیریا کے ساحل سے منچوریا تک اور پھر جنوب میں شمالی کوریا میں سے ہوتے ہوئے کمیونسٹ چین کے ساحل کے ساتھ ساتھ کمیونسٹ فوجوں کا پھیلا ہوا ہونا نہ صرف جاپان کے لئے بلکہ مشرق بعید کی دوسری آزاد قوموں کے لئے سخت خطرے کا باعث ہے۔ امریکی فوجوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ امریکی فوجیں مشرق بعید میں صرف اس وقت تک رہیں گی جب تک کہ وہاں جارحانہ سرگرمی کا خدشہ ہے۔ جنرل ہل نے جاپان پر زور دیا۔ کہ وہ اپنے آپ کو دوبارہ مسلح کرنے کے

کپاس بیلنے کے ایک اور کارخانے کا قیام

کراچی ۱۴ر جنوری۔ صنعتی ترقی کی مالی کارپوریشن کپاس بیلنے کے جو سات کارخانے قائم کر رہی ہے۔ اس کے پہلے کارخانے نے ملتان میں کام شروع کر دیا ہے۔ جلد ہی تین کارخانے سندھ میں قائم کئے جائیں گے۔ اس کے بعد مختلف مقامات پر تین اور کارخانوں کا قیام عمل میں آئیگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

کیا آپ نے بھی حضور ایدہ اللہ کی ہدائت پر عمل کیا ہے؟

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ جماعت کا ہر فرد یہ عزم کرے کہ اس سال اپنے اندر کوئی نہ کوئی خلق یا اسلامی پہلو ضرور پیدا کرنا ہے مثلاً سچائی۔ دیانت داری۔ دوسروں کی امداد وغیرہ وغیرہ۔ امید ہے جماعت کا ہر فرد حضور کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک دوست مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی کلرک محکمہ زراعت ترناب فارم ضلع پشاور نے حضرت اقدس کے حضور یہ تحریر کیا ہے کہ "جیسا کہ دعا سے قبل حضرت اقدس نے جماعت کے ہر فرد کو اپنے اندر کوئی نہ کوئی خوبی پیدا کرنے تلقین کی۔ حضور میں نے امسال ہر حالت میں سچ بولنے کا عہد کیا ہے۔ حضور دعا فرمادیں کہ خداوند کریم مجھے اس عہد پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

امید ہے کہ جماعت کے دوسرے تمام دوست بھی اپنے اندر کوئی نہ کوئی خلق پیدا کرنے کا عہد کریں گے اور اس کے مطابق پھر ہر قیمت پر اس عہد پر قائم رہنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اشاعت کا کام آپ کا انتظار کر رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ جب تک آپ اورینٹل کارپوریشن کے بقیہ قابل فروخت حصص نہیں خرید لیتے۔ لٹریچر کی اشاعت کا کام رکا رہے گا۔ اب اس تعویق کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ اس لئے جلد از جلد اورینٹل کارپوریشن لمیٹڈ کے زیادہ سے زیادہ حصص خرید لیجئے۔ ایک حصہ کی قیمت بیس روپے ہے۔ لیکن فی الحال پانچ روپے فی حصہ ادا کرنا کافی ہے۔ ترسیل زر اور تفصیلات کے لئے ذیل کے پتہ پر لکھئے۔

(انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے بقایا داران حصہ آمد

وہ تمام موصی احباب جن کا حساب اپریل ۱۹۵۴ء تک مکمل ہے۔ انہیں حسابی کارڈ بھیجے جا چکے ہیں۔ اور بقایا داران احباب کی خدمت میں فرداً فرداً بقایا کی ادائیگی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارے خطوط کے جوابات نہیں مل رہے۔ حصہ آمد کی وصولی میں بھی گذشتہ سال کی نسبت کمی واقع ہو رہی ہے۔ وہ تمام احباب جن کے ذمہ بقایا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کم سے کم عرصہ میں اپنے بقایا جات ادا فرمادیں۔ جو احباب اپنی مشکلات کے باعث یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وہ مناسب قسط مقرر کرکے ادائیگی کا بندوبست فرمادیں۔ قسط علاوہ ماہوار حصہ آمد یا شششماہی کے ہوگی۔ اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی لازمی ہوگی۔ بعض احباب قسط کی منظوری تو لے لیتے ہیں۔ لیکن ادائیگی نہیں کرتے۔ بلکہ بعض ایسے احباب بھی ہیں جو حصہ آمد بھی ادا نہیں کرتے۔ ایسی منظوری قسط حاصل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں جبکہ ادائیگی نہ کی جائے۔ اور بقایا میں بدستور اضافہ ہوتا رہے۔ بلکہ یہ امر آخر منسوخی وصیت پر منتج ہوتا ہے۔

پس تمام بقایا دار حضرات وصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور جلد از جلد بقایا جات ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق بخشے۔

نوٹ:۔ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک فارم آمد پر کرکے واپس نہیں کئے۔ وہ پر کرکے جلد واپس فرمادیں۔ تاکہ انہیں بھی ۱۹۵۴ء تک حساب سے اطلاع دی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ——— ربوہ)

ہم پیوست کر سکتے ہیں ہم ایمان کے ٹکڑے

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور)

اکٹھے ہو رہے ہیں جیسے پاکستان کے ٹکڑے
بہم پیوست کر سکتے ہیں ہم ایمان کے ٹکڑے

مرا مطلب ہے بھائی بھائی اسلامی رہیں بن کر
کریں آپس میں لڑ بھڑ کر نہ جسم و جان کے ٹکڑے

اگرچہ مختلف ہیں پھول پھل پتے درختوں کے
مگر ہیں موجب رونق۔ یہی بستان کے ٹکڑے

رسول اللہ محمد ہیں کہ الا اللہ کیا ثابت
جو تیغ لا الٰہ سے کر دیئے شیطان کے ٹکڑے

احادیث محمد مصطفیٰ اقوال اماموں کے
رہیں مدنظر لیکن نہ ہوں قرآن کے ٹکڑے

وہ کب سنتے تھے میری داستاں سننی پڑی آخر
کہ میں نے رکھ دیئے تھے کھول کر ارمان کے ٹکڑے

یہ پاکستان اپنا چاند کا ٹکڑا ہے اکمل
غلط ہے کر دیئے لوگوں نے ہندوستان کے ٹکڑے

انیس ۱۹ سالہ حساب بھیجا جا رہا ہے

تحریک جدید کے وہ مجاہدین کے ذمہ انیس سالہ حساب میں سے کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب بھیجکر مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنا بقایا جلد تر صاف کریں۔ چنانچہ بعض احباب ادا کر چکے ہیں۔ بعض کر رہے ہیں۔ لیکن ایک حصہ وہ بھی ہے۔ جس نے ابھی تک نہ جواب دیا ہے اور نہ رقم ارسال کی ہے۔ اس لئے ایسے بقایا داران کو اپنے بقایا کے ادا کرنے اور اس کا جواب دینے کی طرف فوری توجہ کرنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے اس ماہ جنوری ۱۹۵۵ء کے اندر نہ جواب دیا۔ اور نہ بقایا ادا کیا۔ تو ظاہر ہے کہ بامر مجبوری ان کا نام فہرست سے کٹ جائے گا۔ اور اس کی ذمہ داری دفتر پر نہیں ہوگی۔ بلکہ ان پر ہوگی۔ جنہوں نے باوجود توجہ دلانے اور تفصیل حساب بھیجنے کے بھی خاموشی اختیار کی۔

بقایا داران کے علاوہ ان احباب کو بھی دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب ارسال کیا جا رہا ہے۔ جن کے انیس ۱۹ سال پورے ادا ہیں ——— ان کو حساب بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ فہرست اس طرح بن رہی ہے۔

پہلی فہرست۔ ان کی جو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے

دوسری فہرست ان کی جو مطابق قواعد بعض جو تھے سالوں میں پہلے سال کے برابر دیکر پھر دسویں سال تک اضافہ کیا ہو اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے کر بڑھایا ہو۔ جن کا ان قواعد ۲۲

۲۲ کے مطابق ہوگا۔ وہ دوسری فہرست میں ہوں گے۔

تیسری فہرست۔ ان کی ہوگی۔ جو ان قواعد سے کم دیتے رہے اور صرف سالانہ پانچ روپیہ کی شرط کو پورا کیا ہے۔

پس انیس سال جن کے پورے ہیں۔ ان کو حساب بھیج کر یہ عرض کیا جا رہا ہے کہ وہ اگر فہرست ۳ میں ہیں۔ تو اگر توفیق ہے تو اضافہ کرکے ۲ میں آجائیں۔ اور جو فہرست نمبر ۲ میں ہیں وہ اگر توفیق رکھتے ہیں ـــ تو فہرست ۱ میں ہو جائیں۔

اگر ان کی طرف سے نہ جواب آیا۔ اور نہ مزید رقم ملی۔ تو ان کا یہی حساب اسی طرح کتاب میں شائع ہوگا۔ اور پھر ان کو کوئی شکوہ دفتر پر نہیں ہوگا۔ پس اب جن کے پورے انیس سال ادا نہیں۔ وہ اپنا حساب دیکھ کر تسلی کرلیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ——— ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ صلح ۱۳۳۴ ہش

اسلام کے خلاف تعصب

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ آزادئ ضمیر کا اصول مغربی ممالک کے لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ ان ممالک کی جمہوری حکومتیں زیادہ تر اسی اصول پر قائم کی گئی ہیں۔ اور تمام شہریوں کو قانوناً حق حاصل ہے کہ خواہ کوئی مذہب اختیار کریں۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ کہ ان ممالک میں مذہبی تعصب سرے سے موجود ہی نہیں۔

یورپ میں زمانہ حال تک مذہب کے معنی صرف عیسائیت ہی سمجھے جاتے رہے ہیں۔ اور مذہبی آزادی کا سوال عیسائیت کے ہی مختلف فرقوں تک محدود سمجھا جاتا رہا ہے۔ جب مغربی اقوام نے ایشیائی ممالک اور مشرق کی طرف خروج کیا۔ تو انہیں پہلی بار معلوم ہؤا۔ کہ دنیا میں عیسائیت کے سوا اور مذاہب بھی موجود ہیں۔

اس سے پہلے جب صلیبی جنگوں میں عیسائی دنیا کو اسلام سے دوچار ہونا پڑا۔ یا سپین میں مسلمانوں سے واسطہ پڑا۔ تو وہ اسلام کو درحقیقت کوئی مذہب ہی نہیں خیال کرتے تھے۔ وہ مسلمانوں کو محض ایک بت پرست قوم سمجھتے تھے۔ جو نعوذ باللہ "اللہ" اور "محمد" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم مبارک کی انہوں نے کئی ایک بگڑی ہوئی صورتیں پھیلا رکھی تھیں۔

آہستہ آہستہ یورپ کے احیاءِ علوم کے زمانہ میں بعض آزاد خیال لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہؤا۔ چنانچہ وہاں ایک گروہ پیدا ہوگیا۔ جس نے اسلام کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ جن کو ہم مستشرقین کہتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے بعض نے اسلام کے متعلق اچھی باتیں بھی لکھیں۔ اور بہت سی غلط فہمیاں دور کیں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ چونکہ ان کے دلوں پر عیسائیت کا اثر موجود تھا۔ وہ اسلام کی خوبیوں کو بیان کرنے کے بعد بعض ایسی باتیں بھی لکھ دیتے ہیں۔ کہ جس سے سب خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ تعصب ان کے دلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان مستشرقین میں سے بھی بہت کم ایسے ہیں۔ جنہوں نے باوجود اسلام کی تعریفیں کرنے کے اسلام کے حقیقی نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ تو ان لوگوں کا حال ہے۔ جن کو مغرب میں اسلامی علوم کا بڑا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو مذہب سے دلچسپی نہیں یا جو صرف عیسائیت کو ہی مذہب سمجھتے آئے ہیں اسلام کے متعلق ان کا کیا نظریہ ہوسکتا ہے۔ خاص کر پادری لوگ جو عیسائیت کے مبلغ ہیں۔ وہ اسلام کو اپنے ملکوں میں کس طرح پیش کرتے ہیں؟

بے شک بعض مصری اور ہندی مسلمانوں نے بھی انگریزی اور دوسری مغربی زبانوں میں اسلام کے متعلق لکھا ہے۔ اور ان کی تحریروں سے کسی قدر اسلامی اصولوں سے مغربی لوگ واقف ہوئے ہیں۔ پھر کئی ایک مسلمان یورپ اور امریکہ میں تجارت یا تبلیغ کے شوق میں بھی گئے ہیں۔ مگر ان انفرادی کوششوں سے یورپ کے لوگوں میں کوئی خاص دلچسپی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن جب سے جماعت احمدیہ نے یورپ افریقہ اور امریکہ میں اپنے اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ اور تبلیغی مہم جماعتی رنگ میں شروع کی ہے۔ ان ممالک میں اسلام کے متعلق خاص دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔

جیسا کہ لازمی تھا۔ یہ نئی دلچسپی دو متضاد رنگوں میں ظاہر ہوئی ہے۔ اگر بعض لوگ اسلام کی خوبیوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے لگے ہیں۔ تو ان کے مقابل بہت زیادہ لوگ اسلام کی مخالفت بھی سختی سے کرنے لگے ہیں۔ اور یہ آثار بتاتے ہیں۔ کہ اسلام نے مغربی ممالک میں ایک خاص مذہبی مقام حاصل کر لیا ہے۔ جو اسے یورپین اقوام پہلے دینے کے لئے تیار نہیں تھیں۔ چنانچہ پرسوں کے الفضل میں جو مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مقیم ہالینڈ کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہالینڈ کے متعصب عیسائی لوگ اسلام کی آمد سے خاصے مضطرب ہو گئے ہیں۔ اور وہ عیسائیت پر اسلام کے اس حملہ سے بہت حد تک خائف ہیں۔ چنانچہ اس رپورٹ میں ایک عیسائی عورت کا بیان دیا گیا ہے۔ جو اس نے اپنے ملکی اخبار میں شائع کرایا ہے۔ کہ

"مجھے تعجب آرہا ہے۔ کہ عیسائی پادریوں اور چرچ کے ذمہ داروں نے ہالینڈ میں مسجد کی تعمیر کے خیال ہی کے خلاف کیوں جد وجہد شروع نہیں کی۔"

حالانکہ ہالینڈ میں قانوناً مذہبی آزادی ہے۔ مگر یہ عیسائی عورت اتنی متعصب ہے کہ ہالینڈ میں اسلامی عبادت خانے کی تعمیر بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ عیسائی خواہ اسلامی ممالک میں کتنے گرجے تعمیر کر لیں۔ مگر مسلمانوں کو اس کے ملک میں ایک مسجد تعمیر کرنے کا بھی حق نہیں۔

یہ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ احمدی مبلغوں نے جس رنگ میں اسلام کو مغرب میں جا کر پیش کیا ہے۔ وہ لوگوں پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اور یہ عیسائی عورت اسی سے بے حد خائف ہے۔ اس سے امید ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں اسلامی تبلیغ کی جو بنیاد مغرب میں رکھی گئی ہے۔ اور جس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھوں سے اس بنیاد پر عمارت اٹھائی جا رہی ہے۔ اسلام کی یہ عمارت ایک دن ضرور مکمل ہو کر رہے گی۔

برطانیہ اور عرب ممالک

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر انتھونی ایڈن جو حال میں مشرق کا دورہ کر رہے ہیں۔ لندن کے سیاسی حلقوں کے نزدیک اس کی غرض یہ ہے۔ کہ برطانیہ عرب ممالک کے تعاون سے دفاعی بلاک بنانا چاہتا ہے۔

مسٹر ایڈن کے دورے کا جو پروگرام معلوم ہؤا ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ ان حلقوں کی قیاس آرائی غلط نہیں۔ برطانیہ کا اسلامی ممالک کے ساتھ شروع ہی سے بہت تعلق چلا آیا ہے۔ اور اگر ان ممالک سے اس کے دوستانہ تعلقات منقطع ہو جائیں۔ تو اس کا بین الاقوامی اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ برطانیہ نے زیادہ تر خود غرضی سے کام لیا ہے۔ اور عرب ممالک کو بجائے اپنا حلیف اور دوست بنائے رکھنے کے انہیں بڑی حد تک اپنے سے بدظن کر لیا ہے۔

جب برطانیہ دنیا میں واحد ممتاز طاقت تھی تو اسلامی ممالک کے ساتھ اس کی پالیسی اس کے لئے زیادہ نقصان دہ نہیں تھی۔ مگر اب اس کو دنیا میں وہ پوزیشن حاصل نہیں۔ غیر تو خیر غیر اب امریکہ ہی جو بظاہر اس کا سب سے بڑا طاقتور حلیف ہے۔ اس کا حریف بنتا جا رہا ہے۔ اور وہ نہ صرف مادی قوت میں بلکہ ڈپلومیسی میں بھی اس کا مد مقابل ہے۔

ایسی صورت میں برطانیہ کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ عرب ممالک سے نہایت دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ جس کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ وہ اسلامی ممالک کی ان شکایتوں کی تلافی کرے۔ جن کی وجہ سے وہ اس سے بدظن ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خود حفاظتی کے نقطۂ نظر سے عرب ممالک کسی نہ کسی مغربی بڑی طاقت سے تعلق جوڑنے کے خواہشمند ہیں۔ مگر وہ ایسے تعلقات اسی طاقت سے جوڑیں گے جو ان کی ہمدرد اور ان کے عزائم کی تکمیل میں ممد و معاون ہو گی۔

اسلامی ممالک کو برطانیہ کے ساتھ سب سے بڑا گلہ فلسطین کے متعلق ہے۔ پھر مراکش اور الجیریا کا سوال ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کا بھی برطانیہ سے کئی وجوہ سے بڑا تعلق ہے۔ ایسی اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ جن میں مدد دے کر برطانیہ اسلامی ممالک سے تعلقات بڑھا سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ برطانیہ اسلامی ممالک کی شکایات دور کرنے کے لئے ذرائع استعمال کرے گا۔

اعلان

جماعت کے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ میاں محمد فاضل صاحب کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد تین چار اور جماعتوں کی رپورٹیں بھی پہنچ چکی ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد فاضل صاحب نے اور جماعتوں میں بھی چکر لگایا ہے اور چونکہ وہ ضلعوار نظام کے کلرک ہیں۔ اور ضلعوار نظام اس وقت چوہدری عبدالغنی صاحب کے سپرد تھا۔ اس لئے لازماً اس کارروائی میں چوہدری عبدالغنی صاحب کی شراکت ثابت ہے۔ پس یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ پانچ سال کے لئے یعنی یکم جنوری ۱۹۶۰ء تک کے لئے چوہدری عبدالغنی صاحب کو کوئی عہدہ دینا جائز نہ ہوگا۔ اور آئندہ بھی جب تک وہ اپنے قصور کا کھلا اعتراف نہ کریں۔ اور آئندہ اس فعل سے مجتنب رہنے کا اقرار نہ کریں۔ یہ حکم مزید عرصہ کے لئے وسیع ہوتا چلا جائیگا۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۴ر جنوری ۵۵ء صفحہ ۸ پر "پنڈت نہرو کی جانب سے ایک غیر ملکی خبر ایجنسی کی اطلاع کی تردید" کے عنوان سے جو خبر شائع ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا آخری فقرہ سہو کتابت کی وجہ سے نامکمل شائع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عبارت مہمل ہو گئی ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہے احباب تصحیح فرمالیں:۔

"میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کا اب کوئی سوال پیدا ہوتا ہے نہ مستقبل میں"۔ (ادارہ)

ایک دوست کے دو سوالوں کا جواب

گانے بجانے کا سوال اور مجذوبیت کی تشریح

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

جھنگ مگھیانہ کے ایک دوست نے ایک خط کے ذریعہ مجھے دو سوال لکھ کر بھیجے ہیں۔ ایک سوال گانے بجانے کے متعلق ہے، اور دوسرا سوال مجذوب کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ دوست اپنے خط میں تقاضا کرتے ہیں کہ ان سوالوں کا جواب اخبار کے ذریعہ دیا جائے۔ میری طبیعت چونکہ آجکل صاف نہیں۔ بلکہ چند دن سے پھر دل پر کچھ بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے انہیں خط کے ذریعہ مختصر سا جواب بھجوا دیا تھا۔ اور اخباری مضمون سے معذرت کر دی تھی۔ لیکن بعد میں مجھے خیال آیا کہ اگر یہی مختصر سا جواب معمولی لفظی اضافہ کے ساتھ اخبار میں بھی چھپ جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ اس سے سوال کرنے والے دوست کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔ اور باوجود نہایت درجہ اختصار کے دوسرے دوستوں کو بھی کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچ جائے گا۔

پہلا سوال اس دوست کا یہ ہے کہ گانے بجانے کے متعلق ایک طرف تو اسلام کا یہ نظریہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک شیطانی فعل ہے اور دوسری طرف یہ بھی ایک مسلّم حقیقت ہے۔ کہ اسلام کے بہت سے صوفیائے کرام اور بزرگانِ سلف نے گانے بجانے کو پسند فرمایا ہے۔ بلکہ بعض نے تو گویا اسے ایک طرح سے عبادت میں ہی شامل کر دیا ہے۔ ہمارے یہ دوست لکھتے ہیں کہ یہ ایک بھاری تضاد ہے جس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ سو اس سوال کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مطلقاً" خوش الحانی سے گانا یا خوشی کے مواقع پر حسب حالات بعض جائز قسم کے آلاتِ موسیقی استعمال کرنا اپنی ذات میں حرام نہیں ہے۔ بلکہ گانے بجانے کو صرف بعض ناجائز باتوں کی آمیزش کی وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً ان ناجائز باتوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ گائے جانے والے شعر فحش اور گندے اور شہوانی قویٰ کو انگیخت دینے والے ہوں یا خلافِ شریعت اور خلافِ اخلاق ہوں۔ ممنوعیت کی یہ وجہ ایک ایسی بدیہی بات ہے۔ جس کے لئے کسی خارجی دلیل کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی دانا شخص اس میں اختلاف کر سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ گانے بجانے میں ایسے آلات استعمال کئے جائیں جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً تاروں کے ساتھ بجنے والے آلات حدیث میں منع آئے ہیں۔ کیونکہ ان میں خاص قسم کے سُکر اور استغراق کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں انسان کے لطیف قویٰ اور ٹھوس کام کرنے کی طاقتوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور دراصل یہی وہ آلات ہیں جن کو حدیث میں شیطانی آلات قرار دیا گیا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ خواہ استعمال کئے جانے والے آلات جائز ہی ہوں۔ مثلاً ڈھولک یا بانسری وغیرہ۔ مگر گانے بجانے میں ایسا انہماک اختیار کیا جائے کہ گویا انسان اسی شوق میں غرق رہے۔ اور اپنا قیمتی وقت اسی مشغلہ میں ضائع کر دے۔

اگر اس قسم کی ممنوع باتوں سے اجتناب کیا جائے تو محض خوش الحانی سے گانا یا کسی خاص موقعہ پر بانسری یا ڈھول کا استعمال کرنا اپنی ذات میں منع نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی خوش الحانی کے ساتھ اشعار سن لیا کرتے تھے۔ بلکہ ایک موقعہ پر آپ نے اپنے ایک صحابی حضرت موسےٰ اشعری کی دلکش آواز سنکر فرمایا کہ اسے تو گویا لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے (یاد رہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نہائت خوش الحان تھے۔ بلکہ لکھا ہے کہ جب وہ اپنی بانسری پر حمد کے گیت گاتے تھے تو سننے والوں پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ اور ان کی کتاب زبور بھی دراصل روحانی گیتوں کا ہی مجموعہ ہے۔) پھر حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہے۔ کہ بعض اوقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں خوشی کے موقعہ پر صحابہ کی لڑکیاں باہم ملکر ڈھول پر بھی گا بجا لیتی تھیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمان بچیوں کو ایسے معصوم شغلہ سے جو دھیمی آواز میں چار دیواری کے اندر محدود رہتا تھا منع نہیں فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں بھی بعض اوقات مخلص لوگ حمد اور مدح کے اشعار خوش الحانی کے ساتھ سناتے تھے اور حضور اسے شوق سے سنتے تھے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان کی غرض سے نہ کہ ریا یا نمائش کے طریق پر بعض صورتوں میں شادی کے موقعہ پر باجے کے جواز کا بھی فتوےٰ دیا ہے۔ اور غالباً گزشتہ صوفیاء میں بھی موسیقی اور سماع کا سلسلہ بھی خاص حالات میں نیک نیتی کے ساتھ ہی شروع ہوا ہوگا۔ جو بعد میں حدِ اعتدال سے بڑھ گیا۔ یا ممکن ہے بعض بعد میں آنے والے بزرگوں نے عوام الناس کو دینی امور میں متوجہ رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہو۔ بہرحال اگر کسی گزشتہ بزرگ نے اس معاملہ میں حدِ اعتدال سے کچھ زیادہ حصہ لیا ہے۔ تو ہمیں اس کا معاملہ خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں کسی فوت شدہ بزرگ کے متعلق بدظنی یا طعن زنی کا حق نہیں ہے۔ ہمارے لئے صرف اس قدر جاننا کافی ہے کہ مطلق" گانا بجانا اپنی ذات میں حرام نہیں۔ بلکہ صرف بعض زائد باتوں کی وجہ سے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے ممنوع قرار پاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس میں بھی شک نہیں کہ چونکہ آجکل موسیقی میں بہت سے ناپسندیدہ عناصر شامل ہو گئے ہیں۔ اور ان باتوں میں انہماک بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ اور آجکل کا ماحول بھی بہت خراب ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں اس کے متعلق یقیناً بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ ورنہ خام طبیعت کے نوجوانوں پر خراب اثر پڑنا یقینی ہے۔

دوسرا سوال مجذوب کی تشریح سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال کرنے والے دوست پوچھتے ہیں کہ مجذوب کون ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ کیا ایسا شخص مجذوب کہلا سکتا ہے۔ جو شریعتِ اسلامی سے لاتعلق۔ جسمانی پاکیزگی اور لباس سے بے نیاز اور عقل سے عاری ہو؟ ایسے شخص کا روحانیت سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مجذوب ایک عربی لفظ ہے جو جذب سے نکلا ہے۔ جس کے معنے کھینچنے کے ہیں اور مجذوب کے اصطلاحی معنے ایسے انسان کے ہیں جو خدا کی طرف کھینچا گیا ہو۔ پس حقیقتاً یہ ایک بہت پاکیزہ مقام ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں پست خیال اور روحانیت سے دور پڑے ہوئے لوگوں نے مجذوب سے ایسا شخص مراد لینا شروع کر دیا ہے۔ جو مخبوط الحواس اور نیم پاگل ہو اور اسے طہارت اور پاکیزگی کا بھی کوئی احساس نہ ہو۔ یہ نظریہ اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ البتہ ظاہری پاکیزگی اور زینت میں ایسا انہماک ہونا بھی پسندیدہ نہیں جو آجکل کے فیشن ایبل طبقہ میں عموماً پایا جاتا ہے۔ جو ہر وقت اپنے جسم کی زینت اور اپنے لباس کی ٹیپ ٹاپ میں ہی غرق رہتے ہیں۔ اسلام نے ہر امر میں اعتدال اور میانہ روی کے طریق کو پسند فرمایا ہے بلکہ قرآن نے تو میانہ روی اور اعتدال پر اتنا زور دیا ہے کہ مسلمانوں کا نام ہی امةً وسطاً رکھ دیا ہے۔ الغرض مجذوب کے سچے اور حقیقی معنے صرف اس قدر ہیں کہ انسان دنیا کی لذات کی طرف سے ایک گونہ بے رغبتی پیدا کر کے خدا کی طرف کھینچا جائے۔ گویا یہ ایک قسم کی جائز اور محدود رہبانیت ہے۔ اور یہ وہی مقام ہے جس کے متعلق بزرگوں نے فرمایا ہے کہ

"دل بایار و دست با کار"

اس کے ماسوا ہر دوسری نام نہاد مجذوبیت یا تو جنون کی قسم میں داخل ہے۔ اور یا وہ ایک غیر اسلامی مجذوبیت ہے۔ جسے اسلامی تمدن میں کوئی مقام حاصل نہیں۔ اور گندہ اور ناصاف رہنا تو قطعی طور پر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن مجید زور دار الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ وثیابک فطھر والرجز فاھجر۔ یعنے اے مسلمانو اپنے لباس کو پاک و صاف رکھو۔ اور ہر قسم کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے دور رہو۔ مجذوبیت کی حقیقی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ شعر بھی کتنے پیارے ہیں:۔

کامل آں باشد کہ با فرزند و زن
باعیال و جملہ مشغولی لئے تن
با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نہ گردد از خدا
ایں نشانِ قوتِ مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است

خاکسار مرزا بشیر احمد ۱۲/۱/۵۵

درخواستِ دعا

مکرم شاہ جی خان صاحب آف ترنگ زئی پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اور پھر نمونیہ کا۔ وہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں صحابہ کرام اور درویشان سے خصوصاً ان کی صحت کے لئے التزام سے دعا کرنے کی درخواست ہے۔ شاہ جی صاحب اپنے علاقہ کے ذی اثر اور مخلص احمدی بزرگ ہیں۔

عبدالعزیز

ولادت

(۱) شیخ محمد بشیر صاحب تاجر کپڑا کے فرزند محمد علی صاحب کے ہاں اللہ تعالے نے ۱۲-۵۴-۱۹ بروز سوموار لڑکا عطا فرمایا۔ دوستوں سے درازئ عمر خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد جمیل معصومی شاہ لاہور

(۲) پیر اور منگل کی درمیانی شب مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۵۵ء میرے بڑے لڑکے ماسٹر محمد صدیق آف باوا می باغ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ زچہ اور بچہ کی صحت و درازئ عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔ فضل حسین احمدی ربوہ

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

قرآن کریم کا جرمن ترجمہ اور اس پر اخبارات و رسائل کے تبصرے ملاقاتیں اور تبلیغی اجلاس

رپورٹ سوئٹزرلینڈ مشن بابت ماہ جولائی و اکتوبر ۱۹۵۴ء

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

پرچہ اسلام:۔ یہ پرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اشاعت کے چھٹے سال میں سے گزر رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے چار الشیوع تیار کئے گئے۔ اور کل قریباً چھ صد نسخے مختلف لوگوں کو بھجوائے گئے۔ علاوہ ازیں ایک خاصی تعداد حسب دستور جرمن مشن کے استعمال کے لئے ہیمبرگ بھی باقاعدگی سے بھجوائی جاتی رہی۔ ان پرچوں میں مندرجہ ذیل موضوعات پر مضامین درج کئے گئے۔

عیسائیت یا اسلام؟ سوانح حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ عیدالاضحیہ کا مفہوم انسان اور سائنس۔ حج۔ علم اور حکمت۔ ایک پیشگوئی کا پورا ہونا۔ ہماری روزمرہ کی روٹی۔ (خوراک و آبادی کا مسئلہ) علاوہ ازیں سوالات کے جوابات کے کالم میں مختلف اسلامی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔ ہمارے اس پرچہ کا مفصل ذکر ایک سوس اخبار میں بھی ہوا۔ جس کا ترجمہ قارئین کرام اس سے پہلے اخبار میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

قرآن کریم کا جرمن ترجمہ:۔ اس ترجمہ کی فروخت کا کام بھی جاری رہا۔ جسے تاجران کتب کی معرفت سرانجام دیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بعض مزید اخبارات میں ریویو شائع ہوتے ہیں۔ ریویو خواہ ہمارے حق میں ہو۔ خواہ ہمارے خلاف۔ اس کا ایک خاص مفید اثر ضرور ہوتا ہے۔ ملک کے ایک سب سے اہم اخبار میں بھی ریویو چھپا ہے۔ اور بہت مفصل۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل سوس اخبارات اور رسائل میں ریویو نکل چکے ہیں۔

(۱) FREIE VOLK
(۲) NATIONAL ZEITUNG
(۳) KIRCHEN ZEITUNG
(۴) DAS BUECHERBLATT.
(۵) ISRAELITISCHES WOCHENBLATT
(۶) NEUE ZURCHER ZEITUNG
(۷) DIE EINSICHT

علاوہ ازیں بعض مزید اخبارات میں مختصر ذکر چھپا ہے۔ اور چند اور اخبارات میں عنقریب ریویو شائع ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

ملاقاتیں اور لٹریچر:۔ بعض لوگ اسلام پر گفتگو کرنے کے لئے آئے۔ جنہیں علاوہ زبانی معلومات بہم پہنچانے کے لٹریچر بھی دیا جاتا رہا۔ ایک روز جنیوا سے اٹلی کے سب سے بڑے اخبار کا نمائندہ انٹرویو لینے آیا۔ ایک صاحب نے آسٹریا سے بعض کتب اور رسالہ جات طلب کئے۔ جو انہیں بھجوائے گئے۔ ایک اخبار والوں کو چھ پرچے "اسلام" کے بھجوائے گئے۔ اسی طرح ایک لائبریری سے بھی اپنا ریکارڈ مکمل رکھنے کے لئے پرچہ "اسلام" کا ایک سابقہ شیوع طلب کیا۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب جو ان دنوں سوئٹزرلینڈ میں زیر علاج ہیں۔ انہوں نے اپنے حلقہ واقفین میں تقسیم کرنے کے لئے بہت سا لٹریچر منگوایا۔ اسی طرح انفرادی طور پر دیگر لوگوں کو لٹریچر بھجوایا جاتا رہا۔

قبر مسیح کے اعلان پر مشتمل اشتہارات ملک کے مختلف شہروں میں بھجوایا گیا۔

موٹر کا خطرناک حادثہ:۔ مورخہ ۲۱ر اگست کو ایک چھوٹے سے تبلیغی دورہ پر جاتے ہوئے خاکسار کو ایک خطرناک حادثہ پیش آیا۔ خاکسار معہ اپنی بیوی کے ایک جگہ Caux جا رہا تھا۔ جہاں ایک کانفرنس میں شامل ہونے اور لٹریچر تقسیم کرنے کا ارادہ تھا۔ واپسی پر برن دارالخلافہ میں بھی ایک تبلیغی مصروفیت تھی۔ ابھی ہم اپنی منزل مقصود سے کوئی ۲۵ میل دور تھے۔ کہ اچانک دوسری طرف سے ایک موٹر اپنا راستہ چھوڑ کر ہمارے ساتھ متصادم ہو گیا۔ دوسری موٹر میں حادثہ کے نتیجہ میں فی الفور ایک موت واقع ہو گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ہم دونوں کو بچا لیا۔ ہمیں چوٹیں آئیں۔ اور کچھ عرصہ تک بیہوشی بھی رہی۔ ہسپتال میں ہمارا علاج ہوا۔ اور بعض جگہ زخموں کو سیا گیا۔ خاکسار کے بائیں گھٹنے کی چپنی ٹوٹ گئی۔ جس کے باعث متواتر کئی ہفتے تک خاکسار کو بستر میں رہنا پڑا۔ دو دفعہ پلاسٹر بدلا گیا۔ اور تین دفعہ ٹانگ کا ایکسرے ہوا۔ اب حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور گو تادم تحریر حادثہ پر گیارہ ہفتے گزر چکے ہیں۔ ٹانگ ابھی تک اصلی حالت پر نہیں آئی۔ چلنے سے درد ہوتی ہے۔ کچھ دنوں بجلی کے ذریعہ مالش کر کے تیز چھوٹی لہروں کو جسم میں داخل کر کے دوران خون کو تیز کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

انگریزی ترجمہ قرآن:۔ حادثہ کے نتیجہ میں گو خاکسار چلنے پھرنے سے ایک عرصہ کے لئے معذور ہو گیا۔ تاہم لیٹے لیٹے بہت سے کام سرانجام دیتا

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسیحی کلیسیا کو اسلام کے چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی

(لاٹ پادری جنوبی افریقہ)

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج۔ لاٹ پادری کا اعتراف شکست

(از محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض جو قرآن پاک اور احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دلائل اور براہین کے ساتھ وہ دین اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے "یکسر الصلیب" فرما کر امت محمدیہ کو بتایا کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے وقت عیسائیت عروج پر ہوگی۔ اور آنے والا مسیح واقعہ صلیب کی اصل حقیقت بتا کر عیسائیت کا ابطال کرے گا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اس خدمت کو جو از روئے قرآن اور احادیث ان کے سپرد کی گئی تھی۔ بدرجہ احسن سرانجام دیا۔ آپ نے ایک نئے علم کلام کی بنیاد رکھی۔ دہریت اور مادیت کے طوفان کو جو افق مغرب سے ظاہر ہو کر عالم پر چھا رہا تھا۔ اپنی عدیم المثال قوتِ استدلال سے مقابلہ کر کے زیر کیا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بحرِ روحانیت کے آب حیات کو دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں سے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہیم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

آپ نے مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر اسلام کی شوکت کو اظہر من الشمس کیا۔ آپ کی زندگی اس مقصد کے لئے وقف تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلالت اور عظمت کو دنیا پر ظاہر کیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے۔ کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں۔ اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی معہود کو کرنا چاہیئے۔ تو پھر میں سچا ہوں۔" (اخبار بدر ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے نشانات معجزات اور معقولات کے ساتھ عیسائیوں کو شکست فاش دی۔ اور ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی۔ جو مخالفین اسلام کی ہمتوں کو پست کر کے دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کا نام بلند کر رہی ہے۔ عیسائیت کے وہ علمبردار جو کسی زمانہ میں اسلام کو نعوذ باللہ من ذالک وحشیانہ مذہب سمجھ رہے تھے۔ اس جماعت کی مساعی جمیلہ کی بدولت آج اسلام کے مقابلہ میں اپنی ناکامی اور نامرادی کا کھلے بندوں اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ بانسبرگ کے مقام پر عیسائی پادریوں کے اجتماع میں جنوبی افریقہ کے پوپ پادری نے تقریر کرتے ہوئے اپنی شکست کا ان الفاظ میں اظہار کیا:۔

"مسیحی کلیسیا کو نہ صرف جنوبی افریقہ میں بلکہ ہر جگہ اسلام کے چیلنج کا مقابلہ کرنے میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی میرا خیال ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی اس چیلنج کو کافی سنجیدگی کے ساتھ محسوس نہیں کر رہا۔ کیپ ٹاؤن میں مسیحی کلیسیا کو کافروں اور مشرکوں کا اتنا شدید مقابلہ درپیش نہیں جتنا کہ بڑھتی ہوئی اور جارحانہ اقدام کرتی ہوئی مسلم جمعیت کا مقابلہ درپیش ہے۔" (نوائے پاکستان لاہور ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۴ء)

یہ کس جماعت کے لوگ ہیں جن سے عیسائیت لرزہ براندام ہے۔ ان کی نشان دہی معاصر احسان مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہے۔

"عیسائیوں نے تبلیغ کی ایک باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کا اندازہ اس ایک بات سے ہو سکتا ہے کہ اکیلے ٹانگانیکا میں ہی ان کی چالیس کے لگ بھگ انجمنیں ہیں جن کے چار ہزار مشنری کام کر رہے ہیں۔ جن کے عزائم کی انتہا ۷۵ لاکھ افریقیوں کو مشرف بہ عیسائیت کرنا ہے۔ عیسائیوں کے جوش تبلیغ کے بالمقابل مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کے احمدی مشنریوں نے آکر یہاں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا اور تحریری و تقریری طور پر عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کیا۔ اور بعض مقامات پر عیسائی مشنریوں سے بالمشافہ مباحثے بھی ہوئے جو بہت کامیاب رہے۔ احمدیوں نے دینی درسگاہیں اور مدارس کھولنے شروع کر دیئے ہیں۔"

(اخبار احسان لاہور ۸ر مارچ ۱۹۵۲ء)

اس سلسلہ میں ایک اور شہادت ملاحظہ فرمائیں:۔

"قادیانی جماعت کی طرف سے کوئی درجن بھر مبلغ انگلستان روانہ ہوئے۔ اور وہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد مختلف ممالک میں پھیل گئے۔ اس وقت ان کے مبلغ ہالینڈ، جرمنی، سپین، سوئٹزرلینڈ میں کام کر رہے ہیں۔ یہ سب ہی پڑھے لکھے مخلص نوجوان ہیں اور سات آٹھ سال سے ان ممالک میں رہنے سے مغربی زبانوں سے کماحقہ واقف ہیں اور ان میں تحریر و تقریر کی کافی مہارت پیدا کر چکے ہیں۔ ان کی گذشتہ دس سال کی سعی کا ثمر ظاہر ہو رہا ہے ڈچ جرمن اور انگریزی میں ان کے پاس اچھا خاصا لٹریچر موجود ہے۔"

(پیغام صلح ۱۴ر جولائی ۱۹۵۴ء)

قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں!

بر عظیم ہندو پاکستان میں پنچایتی نظام

(از مسعود الحسن صاحب)

بر عظیم ہندو پاکستان میں پنچایتوں کو ملک کی سیاسی، سماجی اور آئینی زندگی میں خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ ۱۹۴۶ء میں گاندھی جی نے پنچایتوں کی اصلاح کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ:۔

"اگر ہماری آزادی میں عوام کی رائے کی صحیح ترجمانی ہوتی ہے تو پنچایتوں کو ملک کے آئین میں اہم حیثیت حاصل ہونی چاہئے۔ پنچایتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ اختیارات عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہوں گے۔"

اب پنچایتی نظام آئین ہند کا ایک مستقل حصہ ہے اور دفعہ ۴۰ میں پنچایتوں کے متعلق حسب ذیل اہتمام کیا گیا ہے۔

"حکومت دیہات میں پنچایتوں کی تنظیم کے لئے قدم اٹھائے گی اور ان کو ایسے اختیارات اور اقتدار سے بہرہ ور کرے گی کہ وہ حکومت خود اختیاری کی حیثیت سے کام کر سکیں۔"

آئین ہند کی اس ہدایت کے مطابق تقریباً تمام صوبوں میں پنچایتوں کے متعلق وسیع اور دور رس قوانین مرتب کئے گئے ہیں۔ جون ۱۹۵۴ء میں ہندوستان کے وزرائے مقامی بلدیات کی ایک کانفرنس میں پنچایتوں کی تنظیم کے متعلق ایک خاص کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے بعض دور رس سفارشات پیش کیں۔

ہندوستان کی سیاسی جماعتوں نے بھی پنچایتوں میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ مئی ۱۹۵۴ء میں کانگرس کی مجلس عاملہ نے پنچایتوں کے متعلق حسب ذیل قرارداد منظور کی:۔

"مجلس عاملہ نے ہندوستان میں بتدریج پنچایتی نظام کی ترویج کو بنظر پسندیدگی دیکھا ہے۔ یہ پنچایتیں نہ صرف قدیم روایات کے مطابق ہیں۔ بلکہ عصر حاضرہ کی ضروریات کے لئے بھی موزوں ترین ہیں۔ موجودہ مملکت میں مملکت کا رجحان روز افزوں کارفرما ہے۔ اس رجحان میں مقامی با اختیار اداروں کے فروغ سے توازن قائم کرنا چاہیے۔ تاکہ عام لوگ کثیر تعداد میں اپنے انتظامی امور اور دوسرے اجتماعی، مجلسی، اقتصادی اور عدالتی مسائل میں حصہ لے سکیں۔ یہ مقصد پنچایتی نظام کی ترقی سے حاصل ہو سکتا ہے۔"

کانگرس نے اس مقصد کے لئے ایک خاص کمیٹی بھی مقرر کی تھی جو اپنی رپورٹ بھی پیش کر چکی ہے۔

پاکستان کیلئے سفارشات

اگر پاکستان اور پنجاب میں پنچایتوں کو ترقی دینی مقصود ہے تو ہندوستان کی طرح قومی زندگی میں ان کی اہمیت و افادیت کا اعتراف کرنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل امور توجہ کے مستحق ہیں۔

(۱) ہندوستان کی طرح پاکستان کے نئے آئین میں بھی پنچایتوں کے متعلق ایک خاص دفعہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اور وفاق کی وحدتوں کو یہ فرض تفویض کرنا چاہئے۔ (۲) سیاسی جماعتوں کو بھی پنچایتوں میں دلچسپی لینی چاہئے۔ اور پنچایتوں کی ترقی کی تحریک میں امداد اور تعاون کرنا چاہئے (۳) ہندوستانی صوبوں کی طرح پاکستان کی انتظامی وحدتوں میں بھی پنچایتوں کے متعلق موزوں قوانین بنانے چاہئیں۔

پنچایتی آئین

پنچایتوں کے آئین کے متعلق دو اہم سوال پیدا ہوتے ہیں (۱) پنچایتوں کی تشکیل لازمی ہونی چاہئے یا اختیاری (۲) پنچایتی تنظیم کی اکائی (یونٹ) کیا ہونی چاہئے۔

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں اس سلسلہ میں مختلف صورتیں کارفرما ہیں (۱) مشرقی پنجاب میں پنچایتوں کی تشکیل لازمی ہے۔ ہر گاؤں میں بالعموم پنچایت ہے۔ چھوٹے دیہات کی صورت میں دو تین گاؤں کی ایک پنچایت بنا دی جاتی ہے۔ مشرقی پنجاب کے ۱۶ ہزار دیہات میں ۹ ہزار پنچایتیں ہیں (۲) یو۔ پی میں پنچایتیں لازمی ہیں اور ایک ہزار سے زائد آبادی والے گاؤں میں پنچایت کا قیام ضروری ہے صوبہ میں ۴۰ ہزار پنچایتیں (گاؤں سبھا) قائم ہو چکی ہیں۔

(۳) مدراس میں پنچایتی نظام صوبہ گیر ہے اور یو پی کی طرح ایک ہزار افراد سے زائد آبادی والے دیہات میں پنچایت کا قیام ضروری ہے۔ ۹ ہزار دیہات میں اب تک ۷ ہزار پنچایتیں قائم ہو چکی ہیں (۴) مدھیا بھارت میں یہ کام تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلہ میں ایک ہزار اور زائد آبادی والے دیہات میں پنچایتیں قائم کی جا رہی ہیں۔ دوسرے مرحلہ میں ۵۰۰ سے کم آبادی والے دیہات میں۔ دوسرے صوبوں میں بھی ایسی ہی صورتیں کارفرما ہیں۔

لازمی اور اختیاری پنچایتیں

پنچایتوں کے متعلق دو مکاتیب فکر ہیں۔ ایک مکتب عام اور لازمی پنچایتوں کا حامی ہے۔ اور ہر گاؤں میں پنچایت کے قیام پر زور دیتا ہے۔ دوسرے مکتب فکر کا یہ خیال ہے کہ پنچایتوں کو اوپر سے نہیں ٹھونسنا چاہئے بلکہ خود عوام کی طرف سے پہل اور تحریک ہونی چاہئے۔ ہندوستان میں عملاً ان علاقوں میں پنچایتی نظام کامیاب ہوا ہے جہاں یہ نظام لازمی اور صوبہ گیر ہے۔ کانگرس کی پنچایت کمیٹی نے بھی اسی طریق کی حمایت کی ہے۔ اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ آئین ہند کا تقاضا اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ دیہی پنچایتوں کے ذریعہ سماجی، معاشی اور سیاسی اختیار و اقتدار میں مرکزیت کو کم کیا جائے۔ ہندوستانی وزرائے مقامی بلدیات نے بھی لازمی پنچایتوں کی سفارش کی ہے۔ ہندوستان میں عام رائے بھی اسی اصول یعنی لازمی پنچایتوں کی روز افزوں حامی ہو رہی ہے۔

پنجاب (پاکستان) میں تقریباً ۲۰ ہزار دیہات ہیں۔ یہاں پنچایتوں کی تعداد ۴ ہزار ہے۔ اور ان کا دائرہ ۷ ہزار دیہات پر محیط ہے۔ لیکن دو ہزار سے زائد پنچایتیں کوئی کام نہیں کر رہی ہیں۔ اس طرح عملاً صرف ۲۰ فیصد دیہات میں پنچایتیں ہیں۔

بڑے زمیندار اپنے دیہات میں پنچایتوں کی تشکیل کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ خدشہ ہے کہ پنچایتوں کے قیام کے بعد ان کے سماجی اقتدار اور اثر و رسوخ میں کمی ہو جائے گی۔

بیشتر دیہاتی عوام پنچایتوں کی اس لئے بھی مخالفت کرتے ہیں کہ اس طرح انہیں ٹیکسوں اور محصولات میں اضافہ کا خدشہ ہے۔ اس طرح پنچایتوں کو بدنام کیا جاتا ہے اور اکثر اوقات پنچایتیں منسوخ کرنی پڑتی ہیں۔ اس وقت پنچایتی نظام خود اختیاری ہے۔ اس لئے ان کی طرف سنجیدگی سے توجہ نہیں کی جاتی اگر پنچایتوں کو لازمی اور صوبہ گیر بنا دیا جائے تو عوام اجتماعی زندگی میں از خود ان کا احساس کرنے لگیں گے ہندوستان کے بیشتر صوبوں کی طرح پنجاب میں پنچایتوں کی ہر گاؤں میں لازمی تشکیل ہونی چاہئے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ عرصہ مثلاً تین سال کی پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ اور اس مدت کے اختتام پر پنجاب میں پنچایت کے بغیر کوئی گاؤں نہیں رہنا چاہئے۔

پنچایتوں کی تشکیل میں ایک اہم سوال یہ ہے کہ ان کا بنیادی یونٹ کیا ہو۔ ایک گاؤں یا چند دیہات کا مجموعہ۔ ہندوستان کے جن صوبوں میں پنچایتی نظام سب سے ترقی یافتہ ہے وہاں ہر گاؤں ہر گاؤں میں پنچایت کا اصول کارفرما ہے۔ اور جن دیہات میں ۵ ہزار سے زائد آبادی کو یونٹ قرار دیا گیا ہے وہ پنچایتوں کی ترقی میں پسماندہ ہیں۔

پنجاب (پاکستان) کے لئے سفارشات

ہندوستان میں صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد پاک پنجاب میں پنچایتی نظام کی ترقی و اصلاح کے سلسلہ میں حسب ذیل امور پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) حتمی نصب العین یہی ہونا چاہئے کہ ہر گاؤں میں پنچایت ہو (۲) موجودہ حالت میں اجتماعی نظام کو اختیار کیا جائے (۳) اس نظام میں اتنی لچک رکھی جائے کہ بعد میں ہر گاؤں میں پنچایت قائم کی جا سکے (۴) اجتماعی نظام میں ہر گاؤں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ اور اجتماعی پنچایتوں کو ہر گاؤں میں کمیٹی بنانے کا اختیار دیا جائے

اجتماعی پنچایتوں کے سلسلہ میں بعض ٹھوس اور حلقوں کی از سر نو تشکیل ضروری ہوگی۔ لیکن اجتماعی پنچایتیں عملاً مشکل ثابت ہوں گی۔

پنچایتیں اور جمہوریت

ہندوستان میں پنچایتوں کو جمہوریت کا ایک زینہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان کے انتخاب میں گاؤں کے سب بالغ حصہ لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں پہلے مرحلہ پر اجتماعی پنچایتیں (چند دیہات کی ایک پنچایت) بنائی جا سکتی ہیں۔ لیکن حتمی نصب العین ہر گاؤں کی اپنی پنچایت ہی ہونا چاہئے۔ یو۔ پی میں ایسی پنچایتوں کو سبھا کا نام دیا گیا ہے۔ ہمارے ہاں جمعیت دیہہ کی اصطلاح اختیار کی جا سکتی ہے۔ اس سے اجتماعی اور مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو فروغ ہوگا۔ اور سرپنچ کو میر دیہہ کہا جائے۔ ہندوستان کے بعض صوبوں میں سرپنچ کا انتخاب امریکی طرز پر براہ راست انتخاب سے ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ میر دیہہ کا انتخاب جمعیت کی طرف سے ہونا چاہئے۔ میر دیہہ سرپنچ کی جگہ زیادہ موزوں اصطلاح ہے اور پنچایت کا سربراہ ہونے کی جگہ گاؤں کا سربراہ ہوگا۔ اس طرح پنچ کی جگہ مشیر دیہہ کی اصطلاح اختیار کی جا سکتی ہے۔ جو ہمارے ملی تصور کے عین مطابق ہے۔

عدالتی پنچایتیں

دیہاتی علاقوں میں ایک بڑی مصیبت مقدمہ بازی ہے اور عام اندازہ ہے کہ اہل دیہات سال میں جس قدر مالیہ ادا کرتے ہیں اتنی ہی رقم مقدمہ بازی پر صرف ہوتی ہے۔ تباہ کن اور گراں مقدمہ بازی سے بچنے اور آسان و ارزاں انصاف کی بہم رسانی کے لئے اہل دیہات کے بیشتر تنازعات پنچایتوں کی وساطت سے طے کئے جا سکتے ہیں۔ پنجاب میں پنچایتیں انتظامی امور کے ساتھ عدالتی امور کا بھی کام کرتی ہیں۔ لیکن جہاں چند پنچایتوں نے قابل قدر کام کیا ہے۔ وہاں اکثر بری طرح ناکام ہوئی ہیں۔

عدالتی امور کے سلسلہ میں حسب ذیل دو باتیں توجہ طلب ہیں:۔

(۱) کیا پنچایتوں کے عدلیہ اور انتظامیہ شعبے علیحدہ کر دیئے جائیں۔

(۲) کیا عدالتی پنچایتوں کے ارکان نامزد کئے جانے چاہئیں۔

اس سلسلہ میں ہندوستان میں پوزیشن حسب ذیل ہے:۔

مشرقی پنجاب میں پنچایتیں دونوں کام کرتی ہیں۔ حکومت پنچایتوں کے کسی گروپ کو خاص اختیارات تفویض کر سکتی ہے۔ اور پنچایتوں کے رکن پانچ عدالتی پنچ منتخب کرتے ہیں جو پنچایت عدالت کی تشکیل کرتے ہیں۔ یو۔ پی میں اسی سے ملتا جلتا نظام زیر عمل ہے۔ مدراس میں ۱۹۴۸ء سے قبل عدلیہ اور انتظامیہ امور کے لئے جداگانہ عدالتیں تھیں۔ اس کے بعد وہاں انہیں ملا دیا گیا ہے۔ مدھیا بھارت میں چند پنچایتوں سے ایک عدالتی پنچایت تشکیل کی جاتی ہے۔ اور حکومت پنچایتی ارکان سے اس عدالت کے لئے رکن نامزد کرتی ہے۔ بمبئی میں ہر پنچایت ایک الگ عدالتی پنچایت منتخب کرتی ہے۔ باقی صوبوں میں بھی اس طرح کے نظام کارفرما ہیں۔

ایک ہی پنچایت کے ارکان کو دونوں فرائض۔ انتظامی اور عدالتی۔ تفویض کرنے سے پنچوں کے وقار و عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اگر ان اختیارات کو مناسب طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے پنچایتوں کو

بہت زیادہ استحکام نصیب ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طریق میں یہ خطرہ بھی مضمر ہے کہ اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ استبداد و تخویف کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

اس مسئلہ پر ہندوستانی وزراء نے مقامی بلدیات کی سفارشات حسب ذیل ہیں۔ عدالتی فرائض انتظامی پنچایت سے ایک جداگانہ ادارہ کو سرانجام دینے چاہئیں۔

ہر گاؤں کی پنچایت کو ۵ عدالتی پنچ منتخب کرنے چاہئیں۔ اس طرح اجتماعی پنچایت میں ۲۰ سے ۲۵ تک عدالتی پنچ ہو سکیں گے۔ ان میں سے ۵ کو کسی معاملہ یا مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہونا چاہیئے کانگرس کی پنچایت کمیٹی نے اس خیال کی تائید کی ہے۔ لیکن اس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ عدالتی پنچوں کا بھی براہ راست انتخاب ہونا چاہیئے۔

پاک پنجاب کے لئے سفارشات

(۱) اس سلسلہ میں نظام میں لچک رکھنی چاہیئے اور مقامی حالات کے پیش نظر ایک ہی پنچایت کو دونوں اختیارات تفویض کرنے چاہئیں یا علیحدہ عدالتی و انتظامی پنچایتیں قائم کرنی چاہئیں (۲) قیام کے بعد پہلی مرتبہ پنچایت کو دونوں اختیارات دینے چاہئیں۔ اگر وہ ٹھیک طریق سے کام کریں تو یہ سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے بصورت دیگر عدالتی اختیارات کے لئے نئی پنچایت قائم کرنی چاہیئے۔

جداگانہ پنچایتوں کے لئے انتخاب یا نامزدگی کا سوال پیدا ہو گا۔ یو۔ پی میں پہلے عدالتی پنچ نامزد ہوتے تھے۔ لیکن اب وہاں انتخاب ہوتا ہے۔ نامزدگی کے طریق کو غیر جمہوری قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ طریق اختیار کیا جا سکتا ہے (۱) جہاں جداگانہ عدالتی پنچایتیں قائم ہوں۔ وہاں عدالتی پنچوں کا انتخاب بالواسطہ ہو لیکن اس سلسلے میں انتخاب متفقہ طور پر ہونا چاہیئے جہاں ایسا نہ ہو سکے وہاں حکومت کو نامزدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس طرح یہ عدالتی پنچ سب کے اعتماد کے حامل ہوں گے یا حکومت انہیں اہلیت و استعداد کی بنا پر نامزد کرے گی۔

ایسی عدالتوں کے لئے "عدالت دیہات" کی اصطلاح اختیار کی جا سکتی ہے۔

اعلانات دارالقضاء

(۱) عبد الرشید صاحب آر پی اے الیف سٹیشن ڈرگ روڈ کراچی اپنی مرحومہ والدہ مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ کی امانت مبلغ ۳۸۰/- روپے ورثاء میں تقسیم کرانا چاہتے ہیں۔ ورثاء خاوند عبد الحمید صاحب خاوند مرحومہ دو لڑکے مسمیان عبد المجید صاحب و عبد الرشید صاحب اور دو لڑکیاں مسماۃ زبیدہ بیگم صاحبہ و رشیدہ بیگم صاحبہ بتائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ اگر کوئی اور حقیقی وارث ہو جسے اس تقسیم پر اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر دفتر قضاء ربوہ میں اطلاع دے۔

(۲) میاں الحمید احمد صاحب مرحوم سکنہ کوچہ گھنگر دساز ان اندرون کی دروازہ لاہور کی زمین تعدادی ایک کنال واقع محلہ دار الرحمت ربوہ ان کی بیوہ مسماۃ کلثوم صاحبہ اپنے اور مرحوم سے اپنے نابالغ دو لڑکیوں اور نابالغ دو لڑکوں کے نام منتقل کرانا چاہتی ہیں۔ اگر کسی حقیقی وارث یا قرضخواہ کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو بیس یوم کے اندر دفتر قضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

سہ ماہی نصاب!

شعبہ تعلیم کے سال رواں کے پروگرام کے مطابق اس سہ ماہی کے لئے ذیل کی کتب بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ مجالس اپنے طور پر ان کا امتحان لیں گی۔ اور پھر کامیاب ہونیوالے خدام کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دیں گی۔ تاکہ سندات جاری کی جا سکیں۔

پہلی سہ ماہی ۱۵ دسمبر ۵۴ء سے ۱۵ مارچ ۵۵ء تک شمار ہو گی۔ کتب حسب ذیل ہیں۔

(۱) کشتی نوح (۲) الوصیت

(۳) احمدیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام جو سیالکوٹ کے جلسہ میں سنایا گیا)

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

شعبہ تعلیم کا سال رواں کا پروگرام

(۱) مجالس میں لائبریریوں کا قیام (۲) مجالس انصار سلطان القلم کا قیام

(۳) مجالس حسن بیان کا قیام (۴) ہر خواندہ خادم سال میں کسی ایک ناخواندہ خادم کو پڑھائے

(۵) ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائے۔

(۶) موسم گرما کی تعطیلات میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

گونگوں اور بہروں کا سکول حکومت پنجاب اپنی تحویل میں لے لیگی

لاہور ۱۴ جنوری۔ حکومت پنجاب گونگوں و بہروں کے سکول کو اپنی تحویل میں لینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ محکمہ تعلیم اس سلسلہ میں سکیم تیار کر چکا ہے۔ خیال ہے کہ صوبائی کابینہ عنقریب آئندہ سال کے بجٹ پر غور کرنے کے موقعہ پر اس سکیم کے متعلق بھی فیصلہ کرے گی۔

یہ سکول مسٹر ایس اے مخدوم نے چند سال قبل انتہائی چھوٹے پیمانہ سے شروع کیا تھا۔ مخدوم صاحب کی شبانہ روز محنت کے باعث یہ سکول قابل فخر تعلیمی ادارہ بن گیا۔ جہاں آج کل سینکڑوں گونگے و بہرے بچے زیر تعلیم ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اگر حکومت پنجاب نے یہ تجویز منظور کر لی۔ تو صوبائی خزانہ پر تقریباً ایک لاکھ روپے سالانہ نئے خرچ کا بوجھ پڑے گا۔ وزیر تعلیم [illegible] چوہدری علی اکبر اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ احکام اس مفید تعلیمی ادارہ کو سرکاری تحویل میں لینے کی تجویز کے حامی ہیں۔ لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پس و پیش کیا جا رہا ہے۔

سکول کا موجودہ سالانہ بجٹ تقریباً ۶۰ ہزار روپے ہے۔ جو پرائیویٹ طور پر انتہائی مشکل سے پورا ہوتا ہے۔ اور سکول اکثر مالی مشکلات میں مبتلا رہتا ہے۔ پچھلے دنوں تو عملہ کی تنخواہوں کی ادائیگی میں مشکل پیش آ گئی تھی۔

مولوی تمیز الدین خان کی درخواست کی سماعت

کراچی ۱۳ جنوری۔ سندھ چیف کورٹ میں مولوی تمیز الدین خاں کی درخواست کی سماعت پھر شروع ہوئی۔ پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے ان دلیلوں کے جواب میں آج اپنی بحث ختم کر لی جو سائل کے وکلاء نے اپنے کیس کی حمایت میں دی تھیں۔ مسٹر فیاض علی نے بحث جاری رکھتے ہوئے کہا کہ گورنر جنرل نے اس وعدہ کے ساتھ دستور ساز اسمبلی کو توڑا تھا کہ دوسری مجلس جو اس کی جگہ لے گی۔ وہ آئین کا کام مکمل کرے گی۔ اور اس کے لئے نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔

مسٹر فیاض علی نے اپنی بحث کے دوران میں یہ بھی کہا کہ گورنر جنرل نے مجلس دستور ساز کو کابینہ کے مشورہ سے توڑا تھا۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا۔ کہ دستور یہ اپنا کام جاری نہیں رکھ سکتی۔

مشرقی بنگال میں ڈاکٹر خانصاحب کی مصروفیات

سلہٹ ۱۴ جنوری۔ مرکزی وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب نے جو آج صبح ڈھاکہ سے یہاں پہنچے نئی سلہٹ چھتک ریلوے کا معائنہ کیا۔ مشرقی بنگال ریلوے کے جنرل منیجر مسٹر چغتائی اور متعدد اعلیٰ افسر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہ نئی لائن جو حال ہی میں ۶۲ لاکھ کے مصرف سے تعمیر کی گئی ہے ۲۰ جولائی کو مال گاڑیوں اور ۱۵ اکتوبر کو مسافر گاڑیوں کے لئے کھولی گئی۔ تعمیر کے دوران میں اس علاقے میں دو ڈھائی سو انچ کے قریب پانی برسا۔ جس سے ریلوے کے حکام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مون سون کے موسم میں ۲۱ میل طویل اس ریلوے لائن کا تمام علاقہ ایک وسیع عریض جھیل کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ جس کے پیش نظر اس لائن پر ۱۴ پل تعمیر کئے گئے ہیں۔

پنڈت نہرو مصر جائیں گے

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم مصر کرنل ناصر نے پنڈت نہرو کو اگلے ماہ مصر آنے کی دعوت دی ہے۔ ہندوستانی وزیر اعظم دولت مشترکہ کی کانفرنس سے فارغ ہو کر واپس آتے ہوئے قاہرہ ٹھہریں گے۔ اور وزیر اعظم مصر سے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

وزیر اعظم ترکیہ کے خلاف مظاہرہ

دمشق ۱۴ جنوری۔ طلباء نے وزیر اعظم ترکیہ مسٹر عدنان مندریز کی آمد کے خلاف مظاہرہ کیا جس کے دوران میں پولیس سے ان کا تصادم ہو گیا آٹھ طالب علم اور ایک پولیس کا سپاہی زخمی ہو گئے پولیس نے طلباء کو سکولوں سے باہر نکلنے سے روکنے کی کوشش کی۔ جس پر انہوں نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ مسٹر مندریز بغداد سے بیروت جاتے ہوئے کل یہاں پہنچ رہے ہیں۔

ہمیں اس نازک مرحلہ میں اتحاد کی ضرورت ہے

گجرات ۱۴ جنوری۔ پاکستان کے وزیر قانون سید حسین شہید سہروردی نے لالہ موسیٰ ریلوے سٹیشن پر بتایا۔ کہ اس وقت ملک جن نازک حالات سے گزر رہا ہے۔ اس کے پیش نظر سیاسی جماعتوں سے وابستگی کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں۔ آپ نے کہا کہ میں وزیر مواصلات ڈاکٹر خانصاحب کے ڈھاکہ والے بیان کی تائید کرتا ہوں بلاشبہ پاکستان میں جمہوریت کی بقا کے لئے سیاسی پارٹیوں کا وجود ضروری ہے۔ لیکن موجودہ حالات اس امر کے مقتضی نہیں ہیں کہ ملک میں سیاسی ہنگامی آرائی کا بازار گرم کر دیا جائے۔

جب آپ سے پوچھا گیا کہ پھر آپ ایک خاص سیاسی جماعت کے پلیٹ فارم سے پنجاب اور سرحد میں عوام سے کیوں خطاب کر رہے ہیں۔ تو وزیر قانون نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ لوگ بھی اسی طرح اپنے سیاسی مقاصد کے لئے جلسے اور جلوس نکالنا شروع کر دیں۔ آپ نے کہا کہ ہمیں عوام کے مشکلات کا کامل احساس ہے۔ اور انہیں (عوام کو) اب بار بار رہنماؤں یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہیں۔ مرکزی وزارت میں اس وقت ہر طبقہ خیال کے لوگ شامل ہیں۔

ایک یونٹ کی حکومت اپریل میں اپنا کام شروع کر دیگی

سندھ میں اسی ماہ جاگیرداری کا خاتمہ کر دیا جائیگا

پشاور ۱۴ جنوری۔ سندھ کے وزیر مال و اطلاعات پیر علی محمد راشدی نے بتایا ہے کہ سندھ میں جاگیرداری اسی ماہ کسی وقت ختم کر دی جائیگی انہوں کہا میں نے مصر میں جاگیرداری کے خاتمہ سے متعلق قواعد اور جاگیروں کی کسانوں میں تقسیم کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے۔ میں عنقریب اپنے وزیر اعلےٰ کو رپورٹ پیش کر دوں گا۔

انہوں نے یہ بھی بتایا مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کے نتیجہ میں ابتدائی طور پر ۔ کروڑ روپے کی بچت کا اندازہ لگا لیا گیا ہے۔ اور مغربی پاکستان کی حکومت غالباً اپنا کام اپریل میں شروع کر دے گی۔ غالباً نئے انتظامات کے تحت ۶۰ فیصد مسائل اضلاع کے افسر اور ۳۰ فیصد کمشنریوں کے افسر حل کریں گے اور باقی ایک یونٹ کی حکومت کرے گی۔ یہ لوگوں کی ضرورتوں کے لئے بہتر ہوگا۔ کیونکہ انہیں اپنے مسائل کے تصفیہ کے لئے آئے دن مغربی پاکستان کے صدر مقام کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔

ایک اور فائدہ جو انتظامی نقطہ نظر سے بہت واضح اور صحیح ہے یہ ہے کہ ایک یونٹ کی اسمبلی کے ارکان افسروں کے فرائض میں مداخلت نہیں کر سکیں گے۔ آج اگر کسی سنگین جرم کے الزام میں کوئی آدمی گرفتار کر لیا جاتا ہے تو اس علاقے کا ایم۔ایل۔اے وزیر کی سفارش لے کر پہنچ جاتا ہے اور اسے چھڑا لاتا ہے۔ پیر علی محمد راشدی نے بتایا کہ اسی کے باعث ان کے صوبے میں جرائم میں ۶۰ فیصد کا اضافہ ہوگیا ہے۔

کتابیں اور دوائیں بڑی مقدار میں درآمد کی جائیں گی

کراچی ۱۴ جنوری درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر ڈی اے خان نے وعدہ کیا ہے کہ اس ششماہی میں درسی کتابیں۔ دوائیں۔ طبی سامان اور آلات جراحی زیادہ مقدار میں درآمد کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر اشیاء کے درآمدگی لائسنس جاری کئے جا چکے ہیں۔ ان میں اشد ضروری اشیاء بھی شامل ہیں

مسٹر خان نے کہا کہ لائسنس زیادہ فراخ دلی اور جلت کے ساتھ جاری کئے جا رہے ہیں تاکہ درآمدی اشیاء جلد سے جلد ملک میں پہنچ سکیں۔

گذشتہ ششماہی میں جن چیزوں کے لائسنس جاری نہیں کئے گئے تھے وہ بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان تمام لائسنسوں کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے

مسٹر خان نے کہا ہے کہ تجارتی اشیاء کے لائسنسوں کے اجراء کا کام عنقریب ختم ہو جائیگا صنعتی اشیاء کے لائسنس ان کی تحریک کرنے والے ذمہ داروں کی سفارشیں موصول ہونے کے فوراً بعد جاری کر دیئے جائیں گے۔ سفارشیں عموماً ہر صوبہ کا محکمہ صنعت کرتا ہے۔

عراق اور شام کے درمیان معاہدہ تیل پر نظر ثانی

بغداد ۱۴ جنوری۔ حکومت عراق اور شام کے درمیان تیل کے معاہدہ پر نظر ثانی کی بات چیت کل شروع ہو رہی ہے واضح رہے کہ عراق سے تیل کے کنوؤں کی پائپ لائن شام کے علاقوں سے گذر کر آتی ہے جس کے لئے حکومت شام نے پائپ لائن کی حفاظتی رقم میں اضافہ کا مطالبہ کیا ہے۔

عوام کو سستے نعروں سے متاثر نہیں ہونا چاہئے

پشاور ۱۴ جنوری۔ پنجاب کے وزیر اعلےٰ اور پنجاب مسلم لیگ کے صدر ملک فیروز خان نون نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا یہ راسخ عقیدہ ہے کہ ملک میں جمہوری نظام کو خوش اسلوبی کے ساتھ چلانے کے لئے حزب اختلاف کا وجود اشد ضروری ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ برسراقتدار پارٹی اپنے راستہ سے بھٹک نہ جائے۔ بالکل اختیاری یا آمرانہ رویہ اختیار نہ کرے جو ملک کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

ملک فیروز خان نون نے چوک یادگار کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اس موضوع پر خاص طور پر زور دیا۔ اور سامعین کو یقین دلایا کہ مسلم لیگ آمرانہ رویہ اختیار نہیں کرے گی۔

جلسہ عام کی صدارت صوبہ سرحد کے وزیر اعلےٰ سردار عبدالرشید نے کی۔ جلسہ میں مغربی پاکستان کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے مقررین نے مسلم لیگ کے گذشتہ دس سال کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ سستے نعروں سے گمراہ ہونے کے بجائے ثابت قدمی کے ساتھ مسلم لیگ کی حمایت کریں۔

ملک فیروز خان نون نے کہا کہ یہ مسلم لیگ ہی کی حکومت کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ملک میں قیمتیں تیزی سے گر رہی ہیں۔ صنعتی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے اور ترکی ایران اور دوسرے اسلامی ملکوں سے ہمارے تعلقات بہت اچھے ہوگئے ہیں۔ غلہ اور کپڑے کے معاملہ میں ہم نہ صرف خود کفیل ہوگئے ہیں بلکہ ان کی پیداوار ضرورت سے زیادہ ہونے لگی ہے۔

نیوزی لینڈ کی فوجیں ملایا جائیں گی؟

واشنگٹن ۱۴ جنوری۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر سڈنی ہالینڈ نے یہاں کہا۔ کہ ملایا کے دفاع کے لئے نیوزی لینڈ کی فوجیں ملایا بھیجنے کا فیصلہ لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں کیا جائے گا۔ لیکن آخری فیصلہ خود نیوزی لینڈ کی حکومت کرے گی۔ اس سے پہلے یہ اطلاع مل چکی ہے۔ کہ ملایا کے جنگلوں میں کمیونسٹوں کے خلاف جنگ کے لئے آسٹریلیا کی فوجیں سنگاپور جائیں گی۔

پنجاب میں سنگین جرائم میں کمی ہو رہی ہے

لاہور ۱۴ جنوری۔ سرکاری اعلان کے مطابق اکتوبر ۱۹۵۴ء کے اواخر تک پنجاب میں جرائم کے جو اعداد و شمار موصول ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق ۱۹۵۳ء کے اسی عرصہ کے جرائم کی نسبت زیر نظر مدت میں تین ہزار چونتیس جرائم کی کمی ہوئی ہے۔

گذشتہ سال کے مقابلہ میں مذکورہ عرصہ میں قتل کی وارداتیں ۸۲۔ ڈکیتی کی ۷۲۔ راہزنی کی ۹۵۔ ارادۂ قتل کی ۲۳۔ نقب زنی کی ایک ہزار پانچ سو انیس سرقہ کی پانچ سو بیتیس اور اغوا کی ۳۷ وارداتوں کی کمی ہوئی ہے۔

سابق افغان وزیر اعظم کراچی میں

کراچی ۱۴ جنوری۔ افغانستان کے سابق وزیر اعظم سردار محمود شاہ غازی کل صبح وکٹوریہ جہاز کے ذریعہ (ص)

(ص) کراچی پہنچے۔ کیماڑی کی بندرگاہ پر چیف کمشنر کراچی مسٹر اے۔ ٹی نقوی انسپکٹر جنرل پولیس سر گلبرٹ گریس۔ افسر تقریبات کرنل حمید نواز خاں اور کراچی میں افغانی سفیر سردار محمد شفیق خاں نے ان کا استقبال کیا۔ وہ کراچی میں اپنے مختصر قیام کے دوران میں گورنر جنرل کے مہمان ہوں گے۔

رفاہ عام کے ادارے

غیر سیاسی نوعیت کے ہونے چاہئیں

کراچی ۱۴ جنوری فورڈ فاؤنڈیشن کے صدر مسٹر ڈوان گائیتھر نے کہا ہے کہ رفاہی اداروں کو غیر سیاسی نوعیت کا ہونا چاہیئے۔ اور سماجی مسائل کو حل کرنے میں نصب العین پر نظر رکھنی چاہیئے۔ انہوں نے بین الاقوامی امور کے ادارے میں تقریر کرتے ہوئے کہا رفاہی امر ایک فرد کا وہ عمل ہے۔ جس سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور اس کی مثالیں انسانی تاریخ کے قدیم ترین دور میں بھی ملتی ہیں۔ رفاہی خدمات ایک آزاد معاشرہ کا نشان ہیں۔

مسٹر گائیتھر نے کہا امریکہ میں ہزاروں رفاہی ادارے ہیں۔ کئی امریکی اداروں نے طبی تحقیقات اور انسانی دکھوں کی وجوہ اور ان کا علاج معلوم کرنے کے لئے کروڑوں روپے دیئے ہیں۔ رفاہی ادارے عوام کی توجہ ضروری مسائل کی طرف دلا سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ امریکہ میں ہوا ہے رفاہی اداروں نے کئی مسائل حل کرنے میں حکومت کی راہ نمائی کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

(۵) اس سلسلہ میں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا کام قابل ذکر ہے۔ جو اب آخری مراحل میں سے گزر رہا ہے۔ اسی طرح پرچہ "اسلام" ستمبر سے اکتوبر تک کے شروع بھی بستر میں لیٹے لیٹے تیار کرائے گئے ایک صاحب نے اسلام پر ایک مضمون اپنے رسالہ کے لئے طلب کیا تھا۔ یہ مفصل مضمون بھی خاکسار نے لیٹے لیٹے لکھوا کر ان صاحب کو بھجوایا۔

تبلیغی اجلاس لازمی طور پر ایک عرصہ تک تبلیغی جلسوں کو بند کرنا پڑا۔ تاہم ۱۳ اکتوبر کو ایک اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ اس روز مشن کے قیام کی سالگرہ تھی۔ اور خاکسار پہلی دفعہ بغیر پلاسٹر کے کھڑا ہونے کے قابل ہوا تھا۔ "مذہب اور سائنس" کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کچھ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر کی۔ سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اور حاضرین کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس اجلاس کے نتیجہ میں خاکسار کو بے حد جسمانی کوفت ہوئی۔ تاہم جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ فالحمد للہ

متفرق امور مورخہ ۱۰ اگست کو عید الاضحیہ کی تقریب منائی گئی۔ چند مرتبہ قرآن کریم کا درس دیا گیا جس میں بعض غیر مسلم بھی شریک ہوئے۔ مقامی احباب کا ایک مشاورتی اجلاس بلایا گیا۔ اور تبلیغی و تربیتی امور پر گفتگو ہوئی خاکسار نے ۲۱ جولائی کو زیورک کے میئر کی خدمت میں قرآن کریم کا ایک نسخہ پیش کیا۔

ولادت

میری ہمشیرہ اسلم بیگم اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب کے ہاں مورخہ ۱۲ جنوری کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب بچی کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ نومولودہ میاں سلطان احمد درویش کی پوتی ہے۔

مبشر احمد ولد چوہدری لال دین صاحب مرحوم (دنگئی) ربوہ